انا: حق کی راہ میں ایک پوشیدہ رکاوٹ

جب علم کافی نہ ہو

بہت سے لوگ ان سچائیوں پر عمل کرنے میں ناکام رہتے ہیں جنہیں وہ پہلے سے جانتے ہیں۔ راستے کی یہ رکاوٹ ہمیشہ جہالت نہیں ہوتی—بلکہ یہ "انا"(Ego) ہوتی ہے۔ قرآن پاک (سورۂ بقرہ: 40-46) میں بیان کرتا ہے کہ کس طرح بنی اسرائیل نے نبی کریم ﷺ کی نشانیوں کو پہچانا مگر انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کا یہ انکار علم کی کمی کی وجہ سے نہیں تھا، بلکہ اپنا رتبہ اور حیثیت کھو جانے کے ڈر سے تھا۔

انا کا وسوسہ

انا انسان سے کہتی ہے: "اگر میں نے یہ بات تسلیم کر لی تو لوگ مجھے کم تر سمجھیں گے۔ اگر میں نے معافی مانگ لی تو میں کمزور نظر آؤں گا۔ اگر میں نے تبدیلی کو قبول کیا تو میرا اثر و رسوخ ختم ہو جائے گا"۔ اس طرح سچائی، تکبر اور سماجی دباؤ کی یرغمال بن جاتی ہے۔ انسان یہ پوچھنے کے بجائے کہ "اللہ مجھ سے کیا چاہتا ہے؟"، یہ سوچنے لگتا ہے کہ "لوگ میرے بارے میں کیا سوچیں گے؟"

یہ مسئلہ آفاقی ہے۔ ایک والد جانتا ہے کہ اسے بچے کے ساتھ اپنے سخت رویے کا اعتراف کرنا چاہیے، لیکن وہ اپنا رعب اور اختیار کھونے کے ڈر سے رک جاتا ہے۔ ایک عالم ایک بہتر تشریح تک پہنچ جاتا ہے، مگر اس کی مزاحمت کرتا ہے کیونکہ یہ اس کے برسوں پرانے موقف کو کمزور کرتی ہے۔ انا خود کو "عزتِ نفس"(Self-respect) کے روپ میں چھپاتی ہے، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ درست کام کرنا کبھی وقار کو مجروح نہیں کرتا—بلکہ اسے مزید مضبوط کرتا ہے۔

قرآن کا تجویز کردہ علاج

قرآن پاک اس مرض کے لیے دو دوائیں تجویز کرتا ہے: **صبر اور نماز**۔

- **صبر**: جب انا ممکنہ نقصان کے خوف سے لرز رہی ہو تو صبر انسان کے ارادے کو مضبوط کرتا ہے۔
- **نماز**: یہ روح کا رخ دوبارہ اللہ کی طرف موڑ دیتی ہے، جس کے سامنے دنیا کا ہر رتبہ اور حیثیت بے معنی ہو جاتی ہے۔

یہ آیات ہمیں یاد دلاتی ہیں: وہ چیز جو انا پر بوجھ بنتی ہے اور ناقابل برداشت لگتی ہے، ان لوگوں کے لیے آسان ہو جاتی ہے جو اللہ کا خوف (خشوع) رکھتے ہیں اور آخرت کی جوابدہی پہ یقین رکھتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، اللہ کے سامنے عاجزی اختیار کرنا، لوگوں کے سامنے موجود خوف کو ختم کر دیتا ہے۔

اصل امتحان

سچ کو پہچاننا سب سے مشکل مرحلہ نہیں ہے۔ اصل امتحان یہ ہے کہ کیا ہم میں اتنی عاجزی ہے کہ ہم اس کے سامنے سر جھکا سکیں؟ تاریخ گواہ ہے کہ بڑی بڑی تہذیبیں علم کی کمی کی وجہ سے تباہ نہیں ہوئیں، بلکہ اس لیے برباد ہوئیں کہ ان کی انا نے انہیں اپنی ذمہ داریوں کے معاملے میں اندھا کر دیا تھا۔

اگر انا وہ فلٹر بن جائے جس کے ذریعے ہم اپنے اعمال سرانجام دیتے ہیں، تو ہم سچ جان کر بھی اسے اپنانے سے قاصر رہیں گے۔ اصل بہادری انا کے دفاع میں نہیں، بلکہ اسے (حق کے سامنے) جھکا دینے میں ہے۔